نگارستان

مولانا ظفر علیخان

پبلشرز یونائیٹڈ چوک انارکلی لاہور

باراوّل ۲۰۰۰

مجلد

للعہ ۸ر

(صرف سرورق آفتاب عالم پریس ہسپتال روڈ لاہور میں چھپا)

(۱۵۸)

احرار کا جنازہ

مسجد شہید گنج لاہور ۲۲ جون ۱۹۳۵ء کو شہید کر دی گئی۔ اس کے بعد ہی مجھ کو اور مجلس اتحاد ملت کے مختلف ارکان کو مختلف مقامات میں نظر بند کر دیا گیا۔ میری نظر بندی کا مقام کرم آباد میں تجویز ہوا۔ یہ نظم اسیری کے انہی ایام کی یادگار ہے۔

اللہ کے قانون کی پہچان سے بیزار　　اسلام اور ایمان اور احسان سے بیزار
ناموس پیمبرؐ کے نگہبان سے بیزار　　کافر سے موالات مسلمان سے بیزار
اس پر ہے یہ دعویٰ کہ ہیں اسلام کے احرار　　احرار کہاں کے یہ ہیں اسلام کے غدّار
پنجاب کے احرار　　اسلام کے غدّار

بیگانہ یہ بدبخت ہیں تہذیب عرب سے！　　ڈرتے نہیں اللہ تعالیٰ کے غضب سے！
مل جائے حکومت کی وزارت کسی ڈھب سے　　سرکارِ مدینہ سے نہیں اُن کو سروکار
پنجاب کے احرار　　اسلام کے غدّار

جا کر کہے اُن سے کوئی اللہ کا بندہ　　جب دین کی حرمت کا گلے میں نہیں پھندا
اور شرع کی تذلیل ہے احرار کا دھندا　　پھر کیوں ہیں مسلمان سے چندے کے طلبگار
پنجاب کے احرار　　اسلام کے غدّار

کھاتا ہے مسلماں کوئی سینہ میں جو گولی — گالی اُسے دیتی ہے یہ احرار کی ٹولی
اسلامیوں کے خوں سے چلی کھیلنے ہولی — احرار کو پھر آج سے کیوں لکھئے نہ اشرار
پنجاب کے احرار — اسلام کے غدّار

سُوجھی شُہداء پر انہیں مردار کی پھبتی — سکھوں کی یہ پھبتی ہے نہ سرکار کی پھبتی
توحید کے بیٹو یہ ہے احرار کی پھبتی — گمراہ ہیں خود اور ہمیں کہتے ہیں غلط کار
پنجاب کے احرار — اسلام کے غدّار

اللہ کے گھر کو کوئی ڈھا دے تو یہ خوش ہیں — مسجد کا نشاں کوئی مٹا دے تو یہ خوش ہیں
مُسلم کا کوئی خون بہا دے تو یہ خوش ہیں — لاہور میں آثارِ قیامت ہیں نمودار
پنجاب کے احرار — اسلام کے غدّار

مردانِ مجاہد سے جو اس طرح کٹے ہیں — اللہ کے رستہ سے جو اس طرح ہٹے ہیں
اسلام کی فوجوں کے مقابل جو ڈٹے ہیں — پھر کیوں نہ یہ کمبخت ہوں رُسوا سرِ بازار
پنجاب کے احرار — اسلام کے غدّار

کرم آباد ۔۔ ۸ ۔ اگست ۱۹۳۵ء

(۱۶۶)

مسجد شہید گنج کی شہادت

پر

سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے دو رہی آنسو

۱۴-اپریل ۱۹۳۶ء کو سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے مجلس احرار کی طرف سے مقدمہ مسجد شہید گنج کی کامیابی کے لئے دعا کا اعلان کیا۔ حالانکہ مسجد کی شہادت میں بڑا ہاتھ مسلمانوں سے احرار کی علیحدگی کا تھا۔ اس پر اشعار ذیل بے ساختہ زبان پر جاری ہوگئے:-

بے سُود ہے دُعا نہ ہو جب تک عمل بھی ساتھ — میں نے پڑھا ہے یہ دو اُحد کی کتاب سے

لُطفِ فرنگ پر ہی بھروسہ رہا جنہیں — کیا مانگتے ہیں پھر وہ خدا کی جناب سے

قانون ہے وُہی جسے جاری کرے خدا — ہم سُنتے آئے ہیں یہی اُم الکتاب سے

غافل کے آنسوؤں سے وہ کھیتی ہو بے نیاز — سینچا ہو احمقوں نے جسے خونِ ناب سے

گینتی[1] کی ضرب اور ہے خامہ کی ضرب اور — کہہ دے کوئی جناب شریعت مآب سے

احرار کے گناہ کو یا رب معاف کر — ان کو بچا عقوبتِ روزِ حساب سے

---

[1] بادشاہی مسجد لاہور میں مقدمہ مسجد شہید گنج کی کامیابی کے لئے دست دعا بلند کرنے سے پہلے اپنی تقریر میں مولانا عطاء اللہ شاہ نے یہ فقرہ ارشاد فرمایا کہ مسجد جب گینتیوں سے گرائی جا رہی تھی تو گینتی کی ہر ضرب مسجد کی چھت پر نہیں بلکہ حقیقت میں اُن کے سینہ پر پڑتی تھی۔

(۱۶۸)

میثاقِ گجرات

واقعہ شہید گنج نے عامۂ مسلمین اور مجلس احرار کے درمیان شدید اختلافات کی جو گہری خلیج حائل کر رکھی تھی اُس پر چند خیر اندیش مسلمانوں نے افہام و تفہیم سے مصالحت کا پُل باندھنے کی کوشش کی۔ چنانچہ مجلس اتحادِ ملت اور مجلس احرار کے سربرآوردہ نمایندوں کا ایک اجتماع گجرات میں ہُوا اور دونوں جماعتوں نے صلح کے ایک میثاق پر اپنے اپنے دستخط ثبت کر دئے۔ جس میں جانبین نے اقرار کیا کہ آیندہ کے لئے ہم مل کر کام کریں گے اور مسجد شہید گنج کے عقدہ کو حل کرنے کے سلسلہ میں کوئی بات ایسی نہ ہونے پائے گی جو ملت کے افتراق کا باعث ہو۔ لیکن ہنوز اس عہد نامہ کی سیاہی کاغذ پر خشک بھی نہ ہونے پائی تھی کہ احرار نے اس میثاق کے پُرزے اُڑا دئے اور پھر اُسی خانہ جنگی کا بازار گرم کر دیا جس کی حرارت نے احرار کے منقل میں پرورش پائی تھی۔ میثاقِ گجرات کی دھجیاں فضائے آسمانی میں اُڑانے کا شرف امیرِ شریعت احرار مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو نصیب ہُوا۔ ان دھجیوں کی اُڑان کی سیر ذیل کی نظم میں کیجئے:۔

سرِ بازار اچھلتی ہم نے دیکھیں پگڑیاں اپنی
پڑا ہے جب سے پالا فتنۂ احرار سے ہم کو

خدا کے گھر کی بربادی پہ جب خوں آنکھ سے ٹپکا
تو روکا بڑھ کے دل کے درد کے اظہار سے ہم کو

بڑھایا آشتی کا ہاتھ جب اُن کی طرف ہم نے
جواب اس کا ملا تلوار کی جھنکار سے ہم کو

ہماری جیت میں ہی راز اُن کی موت کا پنہاں
پیامِ زندگی پہنچا ہی اُن کی ہار سے ہم کو

سبق اس کو کہتے ہیں کہ چھپ کے گھر میں جا بیٹھے
لڑا کر جنگ کے میدان میں سرکار سے ہم کو

اگر ڈر ہے تو ہے احرار کی مسلم نمائی کا
کوئی طاقت ڈرا سکتی نہیں کفار سے ہم کو

اُڑائیں دھجیاں گجرات کے میثاق کی جس نے
خداوند بچا اس وضع کے غدار سے ہم کو

۲۰ جون ۱۹۳۶ء